سوال

عصر کی پہلے والی سنتیں ادا کرتے ہوئے ظہر کی سنتوں کی قضا کی نیت اکٹھے کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے ، اور دورو و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

اول :

دو مختلف ایک جیسی یکساں عبادات کی اکٹھی نیت کرنا کہ ایک ہی عمل سے دو مختلف عبادات کا ثواب حاصل ہو اس عمل کی درج ذیل شرائط ہیں :

دونوں عبادات یا دونوں میں سے کوئی ایک عبادت مقصودلذاتہ نہ ہو، مثلاً : تحیۃ المسجد کی دو رکعات ، اسی طرح ہر ماہ تین نفل روزے رکھنا ، اور جمعہ کے دن غسل کرنا وغیرہ۔

چنانچہ فجر کی پہلے والی سنتوں یا ظہر کی سنتوں کے ساتھ تحیۃ المسجد ادا کرنے کی نیت کی جا سکتی ہے ، اسی طرح یوم عرفہ کا روزہ رکھتے ہوئے ساتھ میں ہر ماہ رکھے جانے والے تین روزوں کی بھی نیت کی جا سکتی ہے ، ایسے ہی غسلِ جنابت کرتے ہوئے رفعِ حدث کے ساتھ ساتھ جمعہ کے دن غسل کرنے کی نیت بھی ہو سکتی ہے ۔ اسی طرح اور بھی مثالیں بن سکتی ہیں۔

دوم :

فرض نمازوں سے پہلے یا بعد میں ادا کی جانے والی نفل نمازیں فرائض کی وجہ سے مقصودلذاتہ بن جاتی ہیں ، اس لیے عصر سے پہلے کی سنتوں کو ظہر کے بعد والی سنت مؤکدہ کے ساتھ جمع کرنا صحیح نہیں ہوگا؛ کیونکہ ظہر کی سنتیں نماز ظہر کے ماتحت ہونے کی وجہ سے مقصودلذاتہ ہیں ، اور عصر سے پہلے کی سنتیں نماز عصر کے ماتحت ہونے کی وجہ سے مقصودلذاتہ ہیں۔

علامہ ابن حجر ہیتمی رحمہ اللہ عقیقہ اور عید کی قربانی یکجانہ ہونے کی وجوہات ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں :
"اگر عقیقہ اور عید کی قربانی دونوں کی نیت سے ایک جانور ذبح کریں تو دونوں کا مقصود باطل ہو جائے گا ۔ اس لیے اس کے جواز کا موقف رکھنے کی گنجائش نہیں ہے جیسے کہ وہ جمعہ کے غسل اور عید کے غسل کے متعلق رکھتے ہیں ، اور ظہر و عصر کی سنتوں کے بارے میں رکھتے ہیں ۔

جبکہ تحیۃ المسجد وغیرہ تو یہ عبادات مقصودلذاتہ نہیں ہیں ، بلکہ ان سے مقصود یہ ہے کہ مسجد کا احترام پامال نہ ہو ، اور یہ کسی بھی نماز سے ممکن ہے ۔ ایسے ہی سوموار کو روزہ رکھنے کے بارے میں ہے ؛ کیونکہ سوموار کو روزہ رکھنے کا مقصد اس دن کو روزے کی حالت میں گزارنا ہے ، تو اس کے لیے سوموار کے دن کسی بھی قسم کا روزہ رکھا جا سکتا ہے ، جبکہ قربانی اور عقیقے میں ایسا کچھ نہیں ہے ۔ " ختم شد
"الفتاوی الفقهية الكبرى "(4/256)

اس بارے میں مزید کے لیے آپ سوال نمبر : (1693) کا جواب ملاحظہ کریں۔

واللہ اعلم

239229